www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں عربی زبان کے فروغ کے لیے کوشش

پاکستان اور عرب ممالک کے مابین تعلقات کی استواری کے لیے نیک فال ہے مگر اب تک اس کی کیفیت یہ تھی کہ

ع زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمے دانم

اردو ان کو نہیں آتی تھی، عربی سے ہم کورے تھے، اس لیے دوستی کچھ زیادہ پر لطف نہ رہی چنانچہ حکومت پاکستان نے اس کا احساس کیا اور عربی کے فروغ کے لیے مناسب کوشش شروع کر دی لیکن اس کا سلسلہ "تعلیم و تعلم" سے آگے نہیں بڑھا۔۔۔۔مناسب یہ تھا کہ عربی! فاضل کی کم از کم اتنی حوصلہ افزائی کی جاتی جتنی انگریزی خوانوں کی کی جاتی ہے ورنہ برائے ثواب ایسے لوگ پڑھنے سے رہے۔۔۔۔کیونکہ حکومت نے عربی کے فروغ کے لیے جو کوششیں شروع کی ہیں ان کا محرک صرف سیاسی داعیہ اور ضرورت ہے، قرآن و حدیث کی عربی زبان سے مناسبت پیدا کرنے کا جذبہ نہیں ہے ورنہ ظاہر ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی ثواب کیا ہو سکتا ہے؟

جب تک عربی سے کورے حکمران اور حکام باقی ہیں وہ جیتے جی تو یقیناً عربی کے فروغ اور اس کو اہمیت دینے کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش مشکل سے ہی کریں گے۔ کیونکہ اس طرح ان کی اپنی قیمت گر جاتی ہے۔ یہ کس قدر آزار دہ المیہ ہے کہ ربع صدی گزر جانے کے باوجود ہم ابھی تک انگریزی سے پیچھا نہیں چھڑا سکے۔ ہم اس زبان کے حصول کے خلاف نہیں ہیں، دراصل ہم مخالف اس کے غلبہ اور تسلط کے ہیں۔ جہاں تک بیرون ممالک سے رابطہ کے لیے اس کی ضرورت ہے یا سائنسی قسم کی فنی ضرورت کے لیے اس زبان کی طرف رجوع کرنے کی بات ہے اس حد تک اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کو معیارِ فضیلت بھی قرار دیا جائے؟ ملک و ملت کی خودداری کی توہین کے مترادف ہے۔

دین و ایمان کا اولین سرمایہ اور مہبطِ جبرائیلی عربی زبان ہے۔ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام اور مملکت اسلامیہ جمہوریہ۔ ظاہر ہے اس صورت میں عربی زبان کی اہمیت اور بڑھ جاتی۔ مگر افسوس! ہمارے آقا، رہنما اور حکمران وہ طبقہ ہے جو نہیں جانتا عربی کیا شے ہے اور کس سے کھائی جاتی ہے یہ تو وہی بات ہوئی کہ دریا پر پل بنانے کے لیے جس انجینئر کا انتخاب کیا جائے وہ اس فن کی ابجد سے بھی واقف نہ ہو۔ سرکاری مذہب اسلام مگر سرکار، اسلام کی اصلی زبان سے بالکل ناواقف۔ اتنا مضحکہ خیز اور بے جوڑ تماشا ہمیں اور کہیں نظر نہیں آتا۔ اگر عربی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو اس کو اہمیت بھی دیجئے ورنہ واویلا چھوڑ دیجئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ